فرانس کے مسلمان

مسلم سجاد

اسکولوں میں اسکارف پہن کر آنے کی ممانعت اور اس پر مقدموں نے فرانس کے مسلمانوں کے مسائل کو خبروں کا موضوع بنا دیا۔ برطانیہ اور امریکہ میں تو کثیر ثقافتی (multicultural) نقطہ نظر اختیار کیا جاتا ہے لیکن فرانس میں تارکان وطن سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مخصوص مذہبی اور تہذیبی امتیازات کو اتنا غیر واضح کر لیں کہ وہ مقامی افراد میں اجنبی کی طرح نہ رہیں۔ ان کے رنگ اور بال کیسے ہی ہوں' لیکن وہ فرانسیسی زبان بولیں' فرانسیسی کھانے کھائیں' فرانسیسی لباس پہنیں' فرانسیسی رسوم و رواج اختیار کر لیں۔ بس یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اکثریت کا مذہب' اختیار کر کے رومن کیتھولک ہو جائیں۔ سیکولر فرانس میں مختلف مذاہب ہیں لیکن مذہبی امور کو نجی دائرہ تک محدود رکھا جاتا ہے۔ وزیر داخلہ کے تارکان وطن کے لیے مشیر جین کلاڈے نے مسلمانوں کو صاف صاف بتا دیا ہے: "جب کوئی وطن ترک کر کے آتا ہے تو وہ اپنا ملک ہی نہیں' اپنی تاریخ بھی تبدیل کر لیتا ہے۔ آنے والوں کو سمجھنا چاہیے کہ اب ان کے آبا و اجداد تبدیل ہو گئے ہیں اور ان کا نیا وطن ہے--- لیکن مسلمان تارکان وطن فرانس میں تو آباد کاروں کی طرح آ رہے ہیں' ان کے سامان میں خدا اور اسلحہ ہے۔ آج فرانس کو حقیقی اسلامی خطرہ درپیش ہے جو مسلم بنیاد پرستی کی عالمی لہر کا حصہ ہے"۔

یہ دو سال قبل کی بات ہے جب طالبات کو اسکارف پہننے پر اسکولوں سے نکالا جا رہا تھا اور الجیریا کے "انتہا پسندوں" کے حامیوں کو بڑی تعداد میں گرفتار کیا جا رہا تھا۔ آج بھی وہی صورت حال ہے۔ اسکارف کا مسئلہ ابھی حل نہیں ہوا ہے۔ الجیریا میں مظالم کے خلاف احتجاج کرنے کے جرم میں ۲۰۰ افراد فرانس کی جیلوں میں پڑے ہیں۔

مردم شماری میں مذہب کے بارے میں سوال منع ہے' اس لیے صرف اندازہ ہی ہے کہ یہاں ۴۰ سے ۵۰ لاکھ مسلمان ہیں۔ یہ مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسلم آبادی ہے۔ اسلام' فرانس کا دوسرا سب سے بڑا مذہب ہے۔

فرانس کے مسلمان شمالی افریقہ خصوصاً الجیریا یا ترکی سے آئے ہیں۔ نصف فرانسیسی شہری ہیں' فرانس

فرانس کے سماجیات کے ماہرین بھی اب یہ کہہ رہے ہیں کہ جذب کرنے کا ماضی کا ماڈل اب قابل عمل نہیں۔ نئے ماڈل میں اہم فرانسیسی اقدار، آزادی، مساوات مرد و زن اور سیکولر نقطہ نظر کو محفوظ رکھ کر مسلمانان فرانس کو برطانیہ و امریکہ کی طرح آزادانہ تشخص کی ضمانت دی جانا چاہیے۔ لیکن نیشنل فرنٹ کے خیالات رکھنے والے اسے تسلیم نہیں کرتے۔ فرانسیسی اپنی تہذیب کو برتر مانتے آئے ہیں۔ ان کا "دنیا کو تہذیب کا درس دینے کا مشن ترک کرنے پر آمادہ ہونا" آسان نہیں ہے۔

(ماخوذ از ہفت روزہ اکنامسٹ لندن، ۱٦ نومبر ۹٦)

نیکیوں کے موسم بہار - ماہ صیام کی آمد آمد

نیکیاں سمیٹ لیجیے

خرم مراد کے پر تاثیر قلم سے نہایت مفید اور ایمان افروز کتابچے

کتابچے	فی سیکڑہ	کتابچے	فی سیکڑہ
۱- رمضان کیسے گزاریں؟	-/۴۰۰ روپے	۲- تربیت کی پہلی منزل	-/۴۰۰ روپے
۳- عہد وفا اور وفائے عہد	-/۳۰۰ روپے	۴- قرب الٰہی کے چند آسان عملی طریقے	-/۲۵۰ روپے
۵- کلام نبوی کی صحبت میں	-/٦۰۰ روپے	٦- قیام لیل	-/۲۰ روپے
۷- محاسبہ نفس (امام غزالی)	-/٦۰ روپے	۸- دعائے رمضان (۲۱ دعاؤں کا مجموعہ)	-/۲۰۰ روپے
۹- تقوی کی زندگی	-/۵۰ روپے	۱۰- رب کے در پر (مسلم سجاد)	-/۵۰۰ روپے

خصوصی پیشکش

ان "۱۰" کتابچوں کا سیٹ خصوصی لفافے کے ساتھ

صرف -/۲۵ روپے میں آج ہی حاصل کیجیے۔

اعزہ و احباب کو دینے کے لیے، مساجد اور اجتماعات میں تقسیم کے لیے۔

ابھی آرڈر دیجیے تاکہ بروقت ملے۔ دیگر کتابچوں کی فہرست طلب کیجیے۔

ڈاک خرچ بذمہ خریدار۔

منشورات

تیار جوشاندہ

ہمدرد کی جوشینا

نئے میٹلائزڈ ساشے میں نباتاتی اجزاء اور روغنیات کے شفابخش قدرتی خواص مکمل طور پر محفوظ

زیادہ پُرتاثیر، زیادہ پُرافادیت

نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش کے علاج کے لیے قدرت کے شفاخانے میں جوشاندے کے نباتاتی اجزاء کی افادیت صدیوں سے مسلّم ہے۔ تحقیق و تجربات کی روشنی میں جدید طریقے سے حاصل کردہ جوشاندے کا خلاصہ "جوشینا" نہ صرف نزلہ، زکام، کھانسی، گلے کی خراش اور ان کے باعث ہونے والے بخار کا تدارک کرتی ہے بلکہ ان تکالیف کے خلاف قوتِ مدافعت میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

گھر ہو یا دفتر نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش سے نجات کے لیے ہمدرد کی جوشینا کا ایک ساشے گرم پانی کے ایک کپ میں حل کیجیے: جوشاندے کی ایک مؤثر خوراک تیار ہے۔ نہ جوشاندہ اُبالنے کی زحمت، نہ چھاننے کا تردّد۔

نزلہ زکام — جوشینا سے آرام

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعاتِ ہمدرد خریدتے ہیں۔ جائز منافع بین الاقوامی شہرِ علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔

مولانا عبدالرحیم چترالی (مرحوم)

عنایت اللہ فیضی

تحریک اسلامی کے دیرینہ رفیق جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی رہنما' جید عالم دین' شعلہ بیاں خطیب' جامعہ حدیقۃ العلوم المرکز الاسلامی پشاور کے مہتمم اور سابق ایم۔این۔اے مولانا عبدالرحیم چترالی ۱۷ نومبر ۱۹۹۶ کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں وفات پا گئے۔ آپ اکتوبر ۱۹۹۳ میں پاکستان اسلامی فرنٹ کے ٹکٹ پر چترال سے رکن اسمبلی منتخب ہوئے تھے۔ اپنی تین سالہ پارلیمانی زندگی میں جماعت اسلامی پاکستان کی پارلیمانی پارٹی میں انھوں نے اسلام کی سربلندی اور باطل قوتوں کی سرکوبی کے لیے ایوان کے اندر اور باہر نمایاں جدوجہد کی۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۶ کو اپنی وفات سے اکیس دن اور قومی اسمبلی کی تحلیل سے نو دن پہلے جماعت کی پارلیمانی پارٹی کے ہمراہ اپنی نشست سے مستعفی ہو گئے تھے۔

مولانا عبدالرحیم چترالی کا شمار جماعت اسلامی پاکستان کے نامور مرکزی رہنماؤں میں ہوتا تھا۔ وہ مولانا گلزار احمد مظاہری کی قیادت میں بننے والے اتحاد العلما پاکستان کے بانی اراکین میں سے تھے۔ اپنی سحر انگیز خطابت کی وجہ سے آپ کو عوام و خواص میں یکساں مقبولیت حاصل تھی۔ مجاہدین کی صفوں میں آپ کی بڑی عزت و تکریم تھی اور نجد و حجاز کے علما بھی آپ کی بے پناہ قدر کرتے تھے۔ آپ کی جدائی جماعت اسلامی پاکستان کے لیے بڑا صدمہ ہے۔ ملک کی سیاسی زندگی میں آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا' وہ ایک عرصے تک پر نہیں ہو سکے گا۔ علمی اور دینی حلقوں میں آپ کی کمی کو تادیر محسوس کیا جاتا رہے گا۔ مگر سب سے بڑا نقصان چترال کا ہے' جو اپنے سرپرست اور اپنی شناخت سے محروم ہو گیا ہے۔

مولانا عبدالرحیم چترالی ۱۹۲۲ میں چترال کے ایک خوب صورت گاؤں بروز میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان میر رئیسہ قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے جن کا پیشہ آبا سو پشت سے سپہ گری رہا ہے۔ ان کے اجداد حکومت' سفارت اور وزارت کے مناصب پر فائز رہے۔ مرحوم کو بچپن سے تحصیل علم کا شوق ہوا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ چترال کے ممتاز عالم دین مولانا عین القضاۃ بروز میں ان کے محلے گولرہ میں رہتے تھے اور شاہی مسجد سے ملحق دارالعلوم اسلامیہ میں پڑھاتے تھے۔ مگر اس بچے کے دل میں علم کی جو تڑپ تھی وہ اسے گھر بیٹھ کر پڑھنے نہیں دیتی تھی۔ اس لیے گھر سے نکلے اور صوبہ سرحد کے مختلف چھوٹے بڑے مدارس سے